ظل ہما

لسان الشعراء سید مجاور حسین نقوی تمنا جائسی

کتنی دلکش ہیں لب خیر النساء کی جنبشیں
کھنچ کے تا مہد آگئیں موج ہوا کی جنبشیں

ہے خدیجہ کے مکاں کی آج رونق دیدنی
دیتی ہیں اس کا پتہ باد صبا کی جنبشیں

بیسویں تاریخ کو ماہ ششم کی سب ہیں محو
ارض کو سکتہ ہے زائل ہیں سما کی جنبشیں

شق ہوئی ہے دیکھتے ہی دیکھتے کوسوں زمیں
بڑھ گئی ہیں یوں رگ نشو و نما کی جنبشیں

یہ زمیں پر لکۂ ابر رواں کا عکس ہے
یا دم پرواز ہیں ظل ہما کی جنبشیں

ہے ہمیں بھی روئے زہرا کی مگس رانی کا شوق
باغ میں کہتی ہیں یہ شاخ حنا کی جنبشیں

جس طرح فرط خوشی سے بڑھتا ہے چہرے کا نور
بڑھ رہی ہیں اب یوں ہی موج ہوا کی جنبشیں

ابر تیرہ سے چمک ہے برق کی یہ آشکار
یا کسی کمسن کی چشم سرمہ سا کی جنبشیں

یوں شمیم خلد سے ہے چادر زہرا کو ربط
منحصر جیسے ہواؤں پر گھٹا کی جنبشیں

ہے ولادت آج اس بنت رسول اللہ کی
شاہد عصمت ہیں خود جس کی ردا کی جنبشیں

طفل غنچہ کو جھلا دے کیوں نہ جھولا شاخ گل
جب کریں اٹھکھیلیاں باد صبا کی جنبشیں

صحن گلشن میں یوں ہی کبک دری کی چال ہے
جیسے دلکش طائر قبلہ نما کی جنبشیں

خون بڑھنے سے یوں ہی ہے دل کی حرکت بھی فضول
ہوں عبث جیسے کسی بے دست و پا کی جنبشیں

حق نے خود بھی بھیجا تھا جس بی بی کو جنت کا طعام
کیسی تھیں اس کے لب معجز نما کی جنبشیں

شیر زہرا کی وہ قوت تھی لڑے جس سے حسین
ہیں گواہ اس کی بھی ارض کربلا کی جنبشیں

حشر میں فریاد امت لیکے آپ آئیں گی جب
قہر ہوں گی پایۂ عرش خدا کی جنبشیں

تھا اکھاڑا آپ کے شوہر نے جب خیبر کا در
کس غضب کے تھے وہ جھٹکے کس بلا کی جنبشیں

اس ولادت سے ہے پھیلا آج یوں مکہ میں نور
بن گئی ہیں بجلیاں موج ہوا کی جنبشیں

اب مسرت سے ہے یوں دریا لہو کا جوش زن
ہر رگ دل سے عیاں ہیں انتہا کی جنبشیں

مریم و کلثوم و سارہ اور جناب آسیہ
دیکھیں اب اس کے لب معجز نما کی جنبشیں

جس کی دایہ بننے کو بھیجا ہے خود حق نے انہیں
ہیں عبادت یعنی جس کے دست و پا کی جنبشیں

جس نے چکی پیس کر کی عمر اپنی سب تمام
ڈھونڈھتی ہیں جس کو ابتک آسیا کی جنبشیں

مختصر یہ ہے تمنا جو کہ ہے بنت رسولؐ
بخشوالیں گی ہمیں اس کی ردا کی جنبشیں